سماجی سائنس

ہندوستان اور عصری دنیا – I

نویں جماعت کے لئے تاریخ کی درسی کتاب

4917

© NCERT
not to be republished

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Hindustan Aur Asri Duniya-I

(India and the Contemporary World-I)

Textbook for Class IX

ISBN 81-7450-600-4

پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2006 آشاڑھ 1928

دیگر طباعت

اپریل 2015 ویشاکھ 1937

اگست 2019 شراون 1941

دسمبر 2019 اگہن 1941

PD 5.3T SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2006

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کرکے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی محر کے ذریعے یا اسٹیکر یا کسی اور ذریعہ ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

قیمت : ₹ 115.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	عبدالنعیم

سرورق اور تزئین
پارتھیو شاہ بہ تعاون شرابونی رائے اور شسی پربھاجھا

کارٹو گرافی
کے۔ ورگیز

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی 110 016 نے ایس جی پرنٹ پیکس، پرائیویٹ لمیٹڈ، ایف۔478، سیکٹر-63، نوئیڈا-201301 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ (NCF) 2005 کی سفارشات کے مطابق اسکول کے اندر اور اسکول کے باہر بچوں کی زندگی میں تال میل ہونا لازمی ہے۔ اس اُصول کو مدنظر رکھ کر کتابی آموزش کا جو سلسلہ چلا آ رہا تھا، اُس سے ہٹنے کی علامت ہے۔ اس سلسلے نے ایک ایسے نظام کی تشکیل کی جو اسکول، گھر اور کمیونیٹی کے درمیان خلاء برقرار رہتے ہوئے قومی درسیات کے خاکے کی بنیاد پر تیار کیے گئے نصابوں اور کتابوں نے اس بنیادی نظریے کو عملی جامہ پہنانے کی نمایاں کوشش کی ہے۔ اس کے سمجھ کی دخل کے بغیر ان کے رجحان کو کم کرنے اور مختلف مضامین کے درمیان کی گئی حد بندی کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ کوشش اور اقدامات ہمیں تعلیم کے اِس نظام کی سمت لے جائیں گے جہاں ہر بچے کو مرکزیت کا درجہ حاصل ہوگا، جس کا خاکہ تعلیم کی قومی پالیسی 1986 نے تیار کیا تھا۔

ان کاوشوں کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں کو اُن کی اپنی آموزش کے لیے کتنی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور بچوں کو سوالات کرنے نیز تصوراتی سرگرمیوں کے لیے کتنا اُکساتے ہیں۔ ہمیں تسلیم کرنا ہوگا کہ بچوں کو فراہم کیے گئے مواقع، اوقات اور آزادی سے ان میں نئی معلومات کا اضافہ ہوتا ہے اور یہ اضافہ اپنے بڑوں سے ملی جانکاری سے حاصل کرتے ہیں۔ نصابی کتابوں کو امتحانات کے لیے واحد بنیاد تسلیم کر لینا ہی ایک ایسی اہم وجہ ہے جس سے مختلف وسائل اور مواقع ضائع ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں تخلیق کاری اور پہل کاری کو پیدا کرنا اُس وقت ہی ممکن ہے جب ہم بچوں کو عمل میں شرکاء کی حیثیت سے تسلیم کریں گے نہ کہ اُنھیں علم و معلومات کی ایک مقرر کی گئی مقدار کا حاصل کرنے والا سمجھیں۔

ان مقاصد سے مراد ہے اسکول کے معاملات اور طریقوں میں قابل لحاظ تبدیلی لانا۔ روزمرہ کے نظام اوقات (ٹائم ٹیبل) میں لچک پیدا کرنا اُتنا ہی لازمی ہے جتنا کہ سال بھر کی سرگرمیوں کے لیے تیار کیے گئے کیلنڈر میں پڑھانے کے دنوں کو پڑھائی کے لیے متعین رکھنا۔ بچوں کو پڑھانے اور اُن کی جانچ کے لیے اپنائے گئے طریقے بھی یہ طے کرتے ہیں کہ نصابی کتابیں اسکول میں بچوں کو کتنا خوش گوار بناتی ہیں نہ کہ اَجیرن بنانے کا وسیلہ بنتی ہیں۔ نصاب تیار کرنے والوں نے بچوں کی نفسیات اور پڑھائی کے لیے درکار وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے معلومات کی تشکیل نو کر کے، نصابی بوجھ کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ غور و فکر کرنے، چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بات چیت کرنے اور اپنے ہاتھ سے کر کے سیکھنے کو ترجیح دے کر اور اُن کے لیے مواقع فراہم کر کے ان کوششوں کو بڑھاوا دیتی ہے۔

اس کتاب کو تیار کرنے والی کمیٹی کے ذریعہ کیے گئے کام کی نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ستائش کرتی ہے۔ ہم سماجی سائنس پر صلاح کار گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کمیٹی کے کام کی رہنمائی کے لیے اس کتاب کے چیف صلاح کار پروفیسر نیلادری بھٹہ چاریہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ متعدد اساتذہ نے اس کتاب کی تیاری میں تعاون دیا۔ ہم اس کام کو ممکن بنانے میں اُن کے پرنسپل صاحبان کے ممنون ہیں۔ ہم اُن اِداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنھوں نے اپنے رسائل، مواد اور افرادی صلاحیتوں کو فیاضانہ طور سے استعمال کرنے کی اجازت دی۔ خاص طور سے ہم محکمۂ ثانوی اور اعلیٰ تعلیم وزارتِ فروغِ انسانی وسائل کے ذریعہ بنائی گئی قومی نگرانی کمیٹی کی چیئرپرسن پروفیسر مری نال میری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کے دیئے ہوئے وقت اور تعاون کے لیے خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے اُردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ممنون ہیں۔ خاص طور سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے شکرگزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لال نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعہ اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیئے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمہ کے لئے مترجم محمد یونس شاہجہانپوری کی شکرگزار ہے۔

اپنی تیار کردہ مطبوعات کے معیار میں ایک باقاعدہ اصلاح اور مسلسل بہتری لانے والی ایک کمربستہ تنظیم کی حیثیت سے این سی ای آر ٹی اُن آراء اور مشوروں کا خیر مقدم کرتی ہے جو اس کی نظر ثانی کرنے اور بہتری لانے میں اُس کو اہل بنائے گی۔

نئی دہلی
20 دسمبر 2005

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

تاریخ اور بدلتی دنیا

حال میں زندگی گزارتے ہوئے اور اخباروں میں دنیا کے واقعات کے بارے میں پڑھتے ہوئے ہم اکثر ان تبدیلیوں کی طویل تاریخ پر غور نہیں کرتے۔ ہم متعدد تبدیلیاں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن عام طور پر یہ سوال نہیں کرتے کہ یہ تبدیلیاں رونما کیوں ہو رہی ہیں؟ اکثر و بیشتر ہم اس بات کو کلیتاً نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ماضی میں حالات بالکل مختلف تھے۔ تاریخ ایک ایسا مضمون ہے جو ان تبدیلیوں کی نشاندہی کرتا ہے، یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ چیزیں کیوں اور کیسے بدلیں اور موجودہ دنیا کا ارتقاء کس طرح ہوا۔

نویں اور دسویں جماعت کے لئے تیار کی گئی تاریخ کی کتابوں میں عصری دنیا کے ورود پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ سابقہ جماعتوں (چھٹی سے آٹھویں جماعت میں) آپ نے ہندوستان کی تاریخ کے بارے میں پڑھا ہے۔ اگلے دو سالوں میں (نویں اور دسویں جماعت) آپ دیکھیں گے کہ ہندوستان کے ماضی کی کہانی کس طرح دنیا کی ایک وسیع تر تاریخ سے وابستہ ہے۔ ہم ہندوستان میں پیش آئے واقعات کو اس وقت تک سمجھ نہیں سکتے جب تک کہ ہم اس تعلق پر نظر نہ ڈالیں۔ یہ خاص طور سے اس دنیا کے بارے میں اور بھی درست ہے جس کے اندر معیشتیں اور سماج ایک دوسرے کے ساتھ باہم پیوستہ ہو چکے ہیں۔ تاریخ کبھی بھی مخصوص علاقائی سرحدوں کے اندر محدود نہیں رہ سکتی۔

ہم کسی بھی صورت میں اپنے مطالعے کو صرف قومی علاقائی سرحدوں کی مخصوص اکائی میں محدود نہیں رکھ سکتے۔ ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب کسی مخصوص علاقے کا مطالعہ، گاؤں، جزیرہ، ریگستانی علاقہ، جنگل یا پہاڑی علاقہ، لوگوں کی گوناگوں طرز زندگی اور تاریخ کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ہم لوگوں کے بغیر کسی قوم کا تصور نہیں کر سکتے اور نہ کسی قوم کے بغیر کسی علاقے کا۔ مشہور فرانسیسی مورخ فرنانڈ براڈیل (Fernand Braudel) کے بیان کو اپناتے ہوئے ہم یہ بھی کہ سکتے ہیں کہ ''دنیا کے بغیر قوم کی بات کرنا ناممکن ہے''۔

اگلے دو سالوں میں آپ جن کتابوں کا مطالعہ کریں گے، ان ہی دو مختلف سطحات کو یکجا کرے گا۔ ہم مخصوص کمیونیٹیوں اور خطوں کی تاریخ سے قوم کی تاریخ کی طرف بڑھیں گے۔ ان تاریخوں کا جو ہندوستان اور یوروپ میں اور افریقہ اور انڈونیشیا تک کے حالات کا احاطہ کرتی ہیں، ان میں ہوئی ترقیوں تک کو واضح کرتی ہیں، مخصوص مطالعہ کریں گے۔ موضوع کے مطابق ہمارے مطالعہ کا دائرہ بدلتا رہے گا۔

یہ موضوع کیا ہیں اور انہیں کس طرح سے منظّم کیا گیا؟ ان موضوعات کے انتخاب کے پس پردہ کیا دلیل پوشیدہ ہے؟

ماضی میں جدید دنیا کی تاریخ سے غرض صرف مغرب کی تاریخ ہی ہوا کرتی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے تبدیلی اور ترقی صرف مغرب میں ہی ہوئی تھی۔ ایسا سوچا جاتا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ دوسرے ممالک کی تاریخیں جم کر رہ گئی تھیں اور وہ ٹھہری ہوئی تھیں۔ مغرب کی اقوام کو مہم جو، اختراع پسند، سائنٹفیک، محنتی، باصلاحیت اور مائل بہ تغیر سمجھا جاتا تھا۔ اس کے برعکس مشرق یا افریقہ اور جنوبی امریکہ کی اقوام کو روایتی، سست، راسخ العقیدہ اور تبدیلی کے مخالف کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا۔

© NCERT not to be republished

اب کئی سالوں سے مورخ ان مفروضات پر سوالیہ نشان لگا رہے ہیں۔ اب ہم کو علم ہے کہ ہر سماج کی تبدیلی کی تاریخ الگ ہوتی ہے۔ اس لئے جدید دنیا کی تشکیل کو سمجھنے میں ان مختلف طریقوں کو سمجھنا پڑے گا جن کے مطابق مختلف سماجوں کو ان تبدیلیوں کا تجربہ ہوا اور وہ وجود میں آئیں۔ اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ ان مختلف ممالک کی تواریخ کس طرح باہم پیوستہ ہیں، ایک سماج میں آئی تبدیلیاں کیسے دوسری جگہ تبدیلی لاتی ہیں، مثلاً ہندوستان اور دوسری نوآبادیات میں ہونے والے واقعات نے یوروپ پر اثر ڈالا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عصری دنیا کی تشکیل تنہا یوروپ ہی نے نہیں کی۔

اس لئے عصری دنیا کی تاریخ صرف صنعت وتجارت، ٹکنالوجی اور سائنس، ریلویز اور سڑکوں کی ترقی پر مشتمل نہیں ہے۔ اس کی تاریخ میں اتنی ہی اہمیت جنگل کے باشندوں، چرواہوں (Pastoralists)، انتقالی کاشتکاروں اور چھوٹے کسانوں کی بھی ہے۔ ان تمام سماجی گروہوں نے اس عصری دنیا کے بنانے میں اپنا کردار مختلف طریقے سے نبھایا ہے، جس شکل میں وہ آج موجود ہے اور یہی وہ متنوع دنیا ہے جس کا مطالعہ آپ اس سال کریں گے۔

دونوں کتابوں میں حصہ I چند ایسے واقعات اور طریقہ کار پر روشنی ڈالتا ہے جو جدید دنیا کو سمجھنے میں نہایت اہم ہیں۔ اس سال آپ اس حصے میں فرانسیسی انقلاب، روسی انقلاب اور نازیزم (نازی ازم) کا مطالعہ کریں گے۔ اگلے سال آپ ہندوستان اور دوسرے حصوں میں قوم پرستی اور نوآبادیاتی مخالف تحریکوں کے بارے میں علم حاصل کریں گے۔

حصہ II ڈرامائی واقعات سے لوگوں کی زندگی سے وابستہ معمولات کا ذکر کرے گا۔ جس میں ان کی معاشی سرگرمیاں اور ان کے ذریعہ معاش کے طریقے شامل ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جنگل میں زندگی گزارنے والے لوگوں اور راعیوں کے لئے عصری دنیا کا کیا مطلب ہے، اور انہوں نے اس کا مقابلہ کس طرح کیا اور ان تبدیلیوں کی نوعیت پر کس طرح اثر ڈالا۔ اگلے سال آپ صنعت کاری اور شہر کاری، سرمایہ داری اور نوآبادیاتی نظام کے طریقہ کار کا مطالعہ کریں گے۔

یہ بات تو درست ہے کہ ہم ایسے مسائل کے بارے میں بہت کچھ پڑھتے ہیں لیکن جو کچھ ہم پڑھتے ہیں اس میں ان کی تواریخ کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ اس سے ہم اس کا کوئی علم حاصل نہیں کرتے کہ ان شعبوں نے ارتقائی منازل کس طرح طے کیں اور وہ کیوں اور کیسے بدلیں؟ اگر ایک بار ہم اپنے چاروں طرف ہونے والے واقعات کے بارے میں تاریخی سوال کرنا سیکھ لیں، تو پھر تاریخ واقعی ایک نئے معنی حاصل کرے گی۔ یہ ہمیں روزانہ واقعات کو مختلف زاویوں سے دیکھنے کا اہل بناتی ہے۔ ہم کو اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ معمولی نظر آنے والی چیزوں کی بھی تاریخ ہوتی ہے اور جس کو جاننا ہمارے لئے ضروری ہے۔

یہ جاننے کے لئے کہ عصری دنیا نے ارتقائی منازل کس طرح طے کیں، ہم ہندوستان سے افریقہ کی جانب اور یوروپ سے انڈونیشیا کی جانب رخ کریں گے۔ ہم بڑے بڑے واقعات، اہم خیالات اور روزانہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات اور تبدیلیوں دونوں کا مطالعہ کریں گے۔ اپنے اس سفر کے دوران آپ کو علم ہوگا کہ تاریخ کا مضمون کس درجہ دلچسپ ہے اور جس دنیا میں ہم رہتے ہیں اس کو سمجھنے میں یہ ہماری کتنی مدد کرتا ہے۔

نیلادری بھٹہ چاریہ

چیف ایڈوائیزر، تاریخ

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبولِ مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

© NCERT not to be republished

درسی کتاب تیار کرنے والی کمیٹی

ثانوی سطح کے لئے سماجی سائنس میں درسی کتابوں کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن

ہری واسودیون، پروفیسر شعبۂ تاریخ کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتہ،

چیف صلاح کار

نیلادری بھٹہ چاریہ، پروفیسر ،مرکز برائے تاریخی علوم اسکول آف سوشل سائنس، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی،

ممبران

مونیکا جونیجہ، پروفیسر، ماریا گیپرٹ مائیر گیسٹ پروفیسر ہسٹوریسز سمینار، یونیورسٹی آف ہنوور، جرمنی

وندنا جوشی، لیکچرر، وِنکٹیشور کالج، یونیورسٹی آف دہلی، نئی دہلی

نندنی سندر، پروفیسر، شعبۂ سماجیات، دہلی اسکول آف اکونومکس یونیورسٹی آف دہلی، دہلی

مُکُل کیسون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

جانکی نائیر، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان اسکول سائنسز، کولکاتہ،

ریکھا کرشنان، ہیڈ آف سینیئر اسکول، وسنت ویلی اسکول، نئی دہلی

رشمی پالیوال، ایکلویہ، ہوشنگ آباد، مدھیہ پردیش

اجے ڈنڈیکر، ویزیٹنگ فیلو، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز، ممبئی

پری تیش آچاریہ، ریڈر، ریجنل اسکول آف ایجوکیشن، بھونیشور، اڑیسہ

ممبر کوآرڈی نیٹر

کرن دیویندرا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلی مینٹری ایجوکیشنل ابتدائی تعلیم، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکر

یہ کتاب مورخین، اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی ایک بڑی تعداد کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ متعدد مہینوں تک ہر باب لکھا گیا، اس پر بحث ہوئی اور نظر ثانی کی گئی۔ ہم ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ان مباحثات میں شرکت کی۔

لوگوں کی بڑی تعداد نے کتاب کے ہر باب کو پڑھا۔ ہم خاص طور سے مانیٹرنگ کمیٹی کے ان ممبران کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے پہلے مسودے پر اپنی رائے زنی کی۔ ان میں ترائنی گپتا اور کم کم رائے قابل ذکر ہیں جنھوں نے ہماری مسلسل ہمت افزائی کی اور اپنا تعاون دیا۔ ہم رچرڈ ایوانز کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے نا تسزم (نازی ازم) والے باب کو پڑھا۔ ہم نے مسودے پر ان تمام تجاویز کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے جو ہم کو دی گئیں۔

متعدد اداروں اور افراد کی مدد کے بغیر کتاب کی تصویری توضیح کرنا ناممکن ہوتا۔ دی مسائی ایسوسی ایشن، دی نارتھ ڈکوٹا اسٹیٹ یونیورسٹی لائبریریز، دی یونائیٹڈ اسٹیٹس ہولوکاسٹ میموریل میوزیم، دی یونیسکو پارزور (UNESCO PARZOR) پروجیکٹ اور سینٹر فار ویمنز ڈیولپمنٹ اسٹڈیز نئی دہلی، نے مختصر سی ہی مدت میں اپنے محافظ خانے سے فوٹو گراف اور کاپیاں فراہم کیں۔ ان میں سے چند فوٹو گراف تک رسائی لائبریری آف کانگریس پرنٹس اینڈ فوٹو گراف ڈویژن، دی جیووش ہسٹوریکل انسٹی ٹیوٹ، وارسا، پولینڈ، رابندر بھون فوٹو آرکائیو، وشو بھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن کے تعاون سے ممکن ہوسکی۔ سنجے برنیلا، مکل مانگلک اور وسنت سبروال نے راعیوں اور جنگل کے باشندوں سے متعلق تصاویر کے اپنے نجی ذخیروں سے فراخدلانہ طور سے رسائی کی اجازت دی۔ چند تصاویر حاصل کرنے کے لئے ہم نے ملبوسات پر باب کے لئے مالویکا کارلیکر سے اور کرکٹ سے متعلق تصاویر کے لئے رام گوہا سے رجوع کیا۔ انیش ونا یک نے تصاویر کی تحقیق میں ہماری مدد کی۔

شالینی اڈوانی نے کتاب کی ادارت پورے غور وفکر سے کی اور اس بات کو بھی یقینی بتانا کہ کتاب تک بچوں کی آسانی رسائی حاصل ہو۔ شیاما وارنر نے پروف ریڈنگ سے بھی زیادہ تعاون کیا۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنا آسان کام نہ تھا۔ اصطلاحوں، محاروں اور غیر معروف ناموں کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا یوں بھی آسان نہیں ہوتا اور جب قاری نوعمر طالب علم ہوں تو دشواری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہم محمد یونس شاہجاںپوری کے تہہِ دل سے شکر گزار ہیں جنھوں نے بہت مہارت اور جانفشانی سے کتاب کو ایسے الفاظ میں پرویا کہ جس کی وجہ سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کتاب اصلاً اردو میں نہیں لکھی گئی اور این سی ای آر ٹی کے ایڈیٹر پرویز شہریار کے علاوہ محمود فاروقی اور فضل الرحمٰن صدیقی نے کتاب پر نظر ثانی کر کے یہ دھیان رکھا کہ تاریخ اور زبان دونوں ہی لحاظ سے یہ غلطیوں سے محفوظ رہے اور بہ آسانی سمجھ میں بھی آسکے۔

ترجمے کے سلسلے میں منعقد کی گئی ورک شاپ میں سنجے شرما، روی کانت اور یوگیندر دت نے تاریخی اُصولوں اور مشاغل کی وضاحت میں بیش بہا مدد کی۔

ہم اپنی ممکن ضمنی مدت تک کام پورا کرنے اور اس پروجیکٹ سے وابستہ ہونے کے لئے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہم نے کتاب کے آخر میں تعاون کو تسلیم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن ہم کسی بھی ایسی فروگذاشت کے لئے پیشگی معذرت خواہ ہیں جو کہ غیر ارادی طور سے سرزد ہوگئی ہو۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد اکبر اور حسن البنّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شمائلہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحی، محمد وزیر عالم اور نرگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیر مَذہَبی عوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ	iii
تاریخ اور بدلتی دنیا	v
حصہ I : واقعات اور طریقہ کار	**1-74**
I : فرانسیسی انقلاب	3
II : یوروپ میں اشتراکیت اور روسی انقلاب	25
III : نازی ازم اور ہٹلر کا عروج	49
حصہ II : ذریعہ معاش، معیشتیں اور سماج	**75-138**
IV : جنگل سماج اور نو آبادیت	77
V : جدید دنیا میں چرواہے	97
کریڈٹس	**117**

© NCERT not to be republished

4917X

برائے توسیعی مطالعہ

آپ درج ذیل اسباق پر QR Code کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں:

- دہقان اور کسان
- تاریخ اور کھیل کود: کرکٹ کی کہانی
- ملبوسات: ایک سماجی تاریخ

یہ اسباق اس کتاب کے پچھلے ایڈیشن میں شائع ہوتے تھے، جب کہ اب یہ توسیعی مطالعہ کے لیے ڈیجیٹل موڈ میں فراہم کیے جارہے ہیں۔

© NCERT not to be republished